(۱) محقق قلمکار سید نور محمد قادری (رحمۃ اللہ علیہ)

(۲) مولانا علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد وقار الدین (رحمۃ اللہ علیہ)

(۳) مولانا فضل امام خیر آبادی کی ایک غیر مطبوعہ تصنیف

علامہ عبد الحکیم شرف قادری

محقق قلمکار سید نور محمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

محترم و مکرم جناب سید محمد عبداللہ صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'!

راقم الحروف رجبی شریف کے پروگرام میں شرکت کے لئے پیر جو گوٹھ (سندھ) گیا ہوا تھا، آج صبح واپس پہنچا، تو آپ کے مکتوب سے یہ دلدوز خبر ملی کہ جناب محترم فاضل محقق سید نور محمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ انتقال فرما گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ تعالیٰ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اس خبر وحشت اثر سے شدید صدمہ ہوا۔ سید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے راقم کا بیس پچیس سال سے رابطہ تھا۔ خط وکتابت بھی رہی، اُن کی شفقت و محبت ہمیشہ یاد رہے گی۔ وہ علمی مراکز سے دُور دراز علاقے میں رہنے کے باوجود وسیع لائبریری رکھتے تھے، اور بڑی بات کہ ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ امام احمد رضا بریلوی، حضرت قاضی سلطان محمود آوان شریف اور علامہ اقبال سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے تھے اور ان حضرات کے بارے میں انہوں نے بڑی علمی و تحقیقی تحریریں یادگار چھوڑی ہیں۔ علامہ اقبال کا آخری معرکہ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نعتیہ شاعری اور حضرت قاضی سلطان محمود آوان شریف، ان کی یادگار تحریریں ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی قبر پر رحمتوں کی بارش برسائے اور تمام پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے لے جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں حضرت کے لئے ایصال ثواب کیا گیا، نیز اجتماعی طور پر بھی ایصالِ ثواب کیا جائے گا۔ ان شاء المولیٰ تعالیٰ۔ والسلام

۱۰ دسمبر ۱۹۹۶ء
شریکِ غم: محمد عبدالحکیم شرف قادری

لہ سید نور محمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ ۲ رجب، ۱۴۱۷ھ / ۱۴ نومبر ۱۹۹۶ء کو دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

مولانا علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ

حضرت فقیہ جلیل مولانا علامہ مفتی محمد وقار الدین رحمہ اللہ تعالیٰ موجودہ دور کے اکابر علماء میں سے تھے۔ علوم دینیہ، خاص طور پر فقہ اور حدیث پر اُن کی نظر بہت گہری اور وسیع تھی۔ اُن کے فتاویٰ کے مطالعہ سے اُن کے تبحرِ علمی کا پتا چلتا ہے۔ حضرت محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ سلسلۂ قادریہ رضویہ میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مرید تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مسلکِ اہل سنت پر سختی سے کاربند تھے اور علماء اہل سنت وجماعت کے فتاویٰ کی پُرزور تائید فرماتے تھے۔

وضع قطع میں سادگی اور گفتگو میں تواضع اور حلیمی اُن کی شخصیت کا طرۂ امتیاز تھا۔ تقریباً دس سال تک مدرسہ مظہر اسلام، بریلی شریف، آٹھ سال جامعہ احمدیہ سُنّیہ، چاٹگام، اور تقریباً بیس سال جامعہ امجدیہ، کراچی میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔

۲۰ ربیع الاول، ۱۹ اگست ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء کو دارِ فانی سے رخصت ہوتے اور اپنے پیچھے رشتہ داروں کے علاوہ سینکڑوں تلامذہ اور ہزاروں نیازمندوں کو سوگوار چھوڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی قبر انور پر رحمت و رضوان کی بارش برسائے، اور اُن کے درجات بلند فرمائے۔

مولانا فضل امام خیر آبادی کی ایک غیر مطبوع تصنیف

مُقدمہ تاریخ یا خلاصۃ التواریخ (فارسی)

اس کتاب کے دو نسخے ہماری نظر سے گزرے ہیں،

۱۔ عجائب گھر لائبریری (لاہور) میں A G C - N 5 9 0 محفوظ ہے۔ یہ نسخہ ۳۶۹ ورق پر مشتمل اور خوشخط لکھا ہوا ہے۔ اس نسخہ پر کتاب کا نام مقدمہ تاریخ لکھا ہوا ہے۔

۲۔ مولوی عبدالرشید لاجپت نگر (شاہدرہ) کے پاس دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اب یہ نسخہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان کے کتاب خانہ گنج بخش راولپنڈی صدر میں منتقل ہو چکا ہے[1] اس پر کتاب کا نام خلاصۃ التواریخ لکھا ہے۔

یہ کتاب مولانا فضل امام خیر آبادی (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ۱۲۲۴ھ میں قیام دہلی کے دوران لکھی۔ یہ کتاب گویا تاریخ عالم ہے، جس کی ابتداء حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے کی گئی ہے۔ مولانا نے اس کی اجمالی فہرست اس طرح بیان کی ہے ؛

گفتار اوّل؛ خلقتِ آدم اور دیگر انبیاء کرام (علیہم السلام) کے احوال، اِس ضمن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پاک، صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کا ذکر آگیا ہے۔

گفتار دوم؛ صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کے ذکر میں۔

گفتار سوم، ملوک ایران کے ذکر میں، اس گفتگو کا آغاز سیدنا آدم علیہ السلام سے کیا گیا ہے۔ سلاطین کیانی، خلفائے عباسیہ، سلاطین چنگیزیہ،

[1] ان دونوں کی نشان دہی جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی نے کی، جس کے لئے راقم شکر گزار ہے۔

اور شاہان تیموریہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ سلسلہ ابونصر محمد اکبر بادشاہ تک پہنچایا ہے۔

گفتارِ چہارم: ان راجوں کا ذکر، جو دہلی اور دیگر بلاد میں حکمران رہے۔

گفتارِ پنجم: غزنی اور لاہور کے حکام کے بیان میں، یہ سلسلہ بابر کے ہندوستان آنے اور ابراہیم کے مارے جانے تک پہنچایا ہے۔

گفتارِ ششم: سلجوقی، صفوی، گجراتی اور مصری اکابر سلاطین کا اجمالی ذکر۔

گفتارِ ہفتم: مشہور حکماء، اطباء اور خوشنویسوں کا ذکر۔

خاتمہ: ہفت اقلیم کے بلاد اور عجائب کا بیان۔

آمدنامہ

مولانا کی مفید تصنیف آمدنامہ فارسی کا ایک باب تراجم الفضلاء کے نام سے انگریزی ترجمہ اور حواشی کے ساتھ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی کی طرف سے ۱۹۵۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔

ضمیمہ باغی ہندوستان